نطفے سے تخلیق، عَلَق

انسان کی تخلیق کے تسلسل کیلئے فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ''پھر ایک ٹھہرنے اور ایک سونپے جانے کی جگہ ہے''۔ جس دَافِقٍ (دھکا دیا ہوا اسم فاعل واحد مذکر) نطفے سے انسان نے پیدا ہونا ہے اسے خاوند کے جسم میں سے ''دھکا'' دے کر مُسْتَوْدَعٌ سونپے جانے کی جگہ کو امانت کے طور پر سونپ دیا گیا۔ جس کے پاس نطفے کو حفاظت کیلئے سونپا گیا ہے وہ خود محفوظ ہے کیونکہ اسے ''محصنہ'' حفاظت میں لی ہوئی عورت یعنی بیوی بنایا گیا ہے۔ لفظ مُسْتَوْدَعٌ کا مادہ ''ودع'' ہے۔ اس کے معنی ہیں کوئی چیز ٹھہر گئی، قرار پا گئی۔ ابن فارس نے کہا کہ اس مادہ کے بنیادی معنی چھوڑنے اور خالی کر دینے کے ہیں۔ کسی کو الوداع کرنا، رخصت کرنا۔

مُسْتَوْدَعٌ کے مادہ کے مختلف استعمال کے انداز، معنی، مفہوم کو نگاہ میں رکھیں اور نطفے کے سفر، حرکات اور ملاپ کو دیکھیں تو نفیس ترین مماثلت، تشبیہ کا احساس ہوگا۔ نطفے کے سونپے جانے کی جگہ بیوی کی شرمگاہ **vagina** ہے جہاں سے صبر آزما اور خطرناک مسافت طے کرتا ہوا بیضادانی **(ovary)** سے خارج ہوئے بیضا سے ملاپ کیلئے رحم **(uterus)** میں سے گزر کر بیضا دانی سے نکلنے والی نالی **(fallopian tubes ,uterine tubes)** میں پہنچتا ہے۔ اور نطفے کیلئے جائے ملاپ کی مسافت طے کرنے کیلئے زادِ سفر ساتھ ہوتا ہے۔ (یارب! سچ ہے تیرے کس کس احسان کا ہم انکار کریں گے)۔ نطفہ جائے ملاپ پر پہنچ کر عورت کے بیضا میں سر کی طرف سے داخل ہوتا، چھا جاتا ہے اور پچھلے حصے **(tail)** سے الگ ہو جاتا ہے۔ لیکن ''ملاپ'' سے قبل دونوں اپنے اپنے ''آدھے حصے'' کو الوداع کہتے ہیں۔ نطفے **(Sperm)** اور بیضاء **(Ovum)** کا یہ ملاپ **(instantaneous)** یکلخت نہیں ہو جاتا بلکہ گھنٹے صرف ہوتے ہیں مُسْتَوْدَعٌ عہد و پیمان کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ملاپ یوں ہوتا ہے: **Encylcopaedia Britannica 2003** سے بشکریہ ایک اقتباس:

Originally the female nucleus has 44 autosomes (chromosomes other than sex chromosomes) and two (X, X) sex chromosomes. Before fertilization a type of cell division called a reduction division brings the number of chromo somes in the female pronucleus down to 23, including one X-chromosome. The male gamete, or sex cell, also has 44 autosomes and two (X, Y) sex chromosomes. As a result of a reducing division occurring before fertilization, it, too, has 23 chromosomes,

including either an X or a Y sex chromosome at the time that it merges with the female pronucleus. As soon as fertilization is complete, the zygote that is formed has a complete set of 46 chromosomes containing genetic informat ion from both parents.

جائے ملاپ پر یہ بات طے ہوجاتی ہے کہ وجود میں آنے والا مذکر ہوگا یا مئونث۔انسان کی نطفے سے تخلیق کا اگلا مرحلہ مذکر یا مئونث مقرر کیا جانا ہے

وَٱللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا

''اور اللہ نے تمہیں مٹی سے بنایا، بعدازاں ایک نطفے سے، بعدازاں تمہیں جوڑے بنایا'' (حوالہ فاطر۔۱۱)

میڈیکل سائنس ابھی اس مقام تک نہیں پہنچی کہ ملاپ کے وقت جنس کا تعین کر سکے۔جائے ملاپ پر نطفہ بیوی کے بیضا سے ملنے کے بعد ایک ہو کر محفوظ جائے قرار رحم (uterus) کی جانب روانہ ہوجاتا ہے اور سات دن تک میں وہاں پہنچ پاتا ہے۔

فَجَعَلْنَاهُ فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢١﴾

''پھر اس (ایک نطفے) کو ایک مضبوط (محفوظ) جگہ میں رکھا''

إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾

''ایک معلوم اندازے تک'' (المرسلات ۲۱۔۲۲)۔

میڈیکل سائنس جاننے والوں کو معلوم ہے کہ رحم (uterus) ایک مضبوط اور محفوظ جائے قرار ہے۔اس کی لمبائی چھ سے آٹھ سینٹی میٹر جبکہ اس کی دیوار کی موٹائی دو سے تین سینٹی میٹر مضبوط، طاقتور پٹھوں (strong muscles) کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔اللہ رب العزت نے عورت کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ انسان کے تسلسل کی امین ہے۔وہ سونپی گئی امانت کو اپنے خون جگر سے پروان چڑھاتی ہے، اس کا بوجھ (حمل) اٹھاتی ہے، پہ در پہ تکلیفیں سہتی ہے، لہر در لہر دردیں برداشت کر کے ماتھے پر شکن ڈالے بغیر امانت کو اس کے باپ کو لوٹا دیتی ہے کہ بچہ باپ کا ہے اور اسے اسی کے نام سے پکارے جانے کا حکم ہے۔یاد رہے اللہ کو امین اور امانت دار بہت محبوب ہیں۔اللہ رب العزت نے عورت کو جس مقام و مرتبہ پر فائز کیا ہے اسے سمجھنے اور احساس کرنے میں بشر کا اپنا ہی فائدہ ہے۔

پر خطر راستوں پر تھکا دینے والا سفر ختم ہوا اور نطفہ محفوظ جائے قرار پر پہنچ گیا۔

ثُمَّ خَلَقْنَا ٱلنُّطْفَةَ عَلَقَةً

''بعدازاں ہم نے نطفہ سے مانند عَلَقَةٍ کو تخلیق کیا'' (حوالہ المومنون۔۱۴)۔

وہ محفوظ ہوگیا اور قرار پا گیا کیونکہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے نطفے کو مانند عَلَقَةٌ بنا دیا ہے۔

فَإِنَّا خَلَقْنَـٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

''تو ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا اور پھر بعدازاں نطفے سے، پھر بعدازاں عَلَقَةٍ سے'' (حوالہ الحج۔۵)۔

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

''اسی نے تمہیں مٹی سے بنایا، پھر بعدازاں ایک نطفے سے، پھر مانند عَلَقَةٍ سے'' (حوالہ غافر۔۶۷)

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

''اور کیا وہ (چپکنے، چمٹنے والی) منی میں ایک نطفہ نہ تھا جو ٹپکائی جاتی ہے؟

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً

''بعدازاں (وقت گزرنے پر) اس کے بعد مانند عَلَقَةٌ بن گیا'' (حوالہ القیامۃ۔۳۷،۳۸)

قرآنِ مجید نے نطفے اور علق کے درمیان ہمیشہ حرف ثُمَّ استعمال کیا ہے جو ان دونوں کو ایک دوسرے سے قطعی الگ اور منفرد حیثیت کے حامل ظاہر کرتا ہے۔ انسان مرد اور عورت پر مشتمل ہے اور مرد اور عورت پیدا ہونے کا تعین عَلَقٍ کی حالت میں ہو چکا ہوتا ہے۔

خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾

''انسان کو علق میں سے تخلیق کیا ہے'' (سورۃ العلق۔۲)

عَلَقٍ، عَلَقَة کا مادہ ''ع ل ق'' ہے۔ اس لفظ کے معنی ہیں۔ جونک (leech) جو خون چوسنے کیلئے جسم سے چمٹ جاتی ہے، کسی بلند چیز کے ساتھ کسی چیز کو باندھنا یا وابستہ کر دینا (a suspended thing, a thing that clings to some place)، جو چیز کسی بلند شئے کے ساتھ باندھی ہو وہ لٹکتی ہوئی شئے ہوتی ہے، اور گاڑھا یا جما ہوا خون (blood clot) جو ابھی خشک نہ ہوا ہو بلکہ لوتھڑے کی قسم کا ہو (نیز وہ مٹی جو ہاتھوں سے چپک جائے)

پروفیسر کیتھ مور (Professor Keith Moore) (جو ٹورنٹو یونیورسٹی کینڈا کے ڈپارٹمنٹ آف اناٹومی (Department of Anatomy) کے آٹھ سال تک چیئرمین رہے) نے عالمی شہرت یافتہ کتاب ''دی ڈویلپنگ ہیومن'' (The Developing Human) میں اعتراف کیا ہے کہ انسانی علم میں رحم مادر میں انسان کے مختلف مدارج کے بارے میں معلومات انیسویں صدی میں آنا شروع ہوئی تھیں۔ لیکن قرآنِ مجید نے انتہائی واضح، باریک اور نفیس ترین مماثلت، تشبیہ کے ساتھ ان مدارج اور مراحل کو چودہ سو سال قبل بیان کر دیا تھا جن سے انسان نطفہ ٹپکائے جانے اور پیدائش کے درمیان گزرتا ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ تخلیق کے اس مرحلے پر انسان جس شکل میں ہوتا ہے وہ (عَلَقَةٍ) ہی ہوتی ہے۔ تمام تعریف ظاہر اور پنہاں علم کے مالک اللہ کیلئے ہے۔